

۵۱
 تین تین کی وہ کیا کیجے بھلائی
 کوڑو خلد کا اقرار بھی فریادی
 زنج کو تار پامیل وردہ جلائی
 بجان میں کھینیا کی صدا آئی

۵۲
 پنج تین شاہی اور گروٹس آجیاب
 کب و زینبی کتا قبا بزم آجیاب
 غم دوری سے میں سبیل نیرتیب
 انفاق آرمسا و زقائے نایاب

۵۳
 آجیابے نام کو جین اور خیر ار
 زینے سامان کھیت بڑا بھنگا
 اپنے ہو گئے جی کیمین لبوس سیاہ
 درخشا کی صدا ہو گئی بالار واہ

بولادہ کون یہ عجوار شہ والاہتی
 دی صدا شاہ کے سرخری ان ہر اتھی

اپنے سر کورہ مجھو دین کٹو اٹینگے
 وہاں چلے ہن کہ جہان نہ کبھی اٹینگے

زین پر سرخ عمامہ تو دھرا ہو گیا
 مرکب سیٹھی خون سے بھرا ہو گیا

۵۴
 تھانہ بند کر تھقل کن زین خرازی
 بجانی کی لاش بیخودھانی نیرتیب کی
 غل شاہانین کہ ہر دم بے بجا
 زین برائے نہیں بجا بوس گویائی

۵۵
 اس بندہ کمان صغیر کمان
 دیکھین غلو موند کو جانی ہر کمان
 روضہ احمد کمان سرور و نگر کمان
 دیکھئے حلق ایب بھرتی ہر کمان

۵۶
 گنہ شہ نگر نام کیجا حجاب
 خوب سار دوتے ترے سار خا داد
 ترے اسیہ بکتا ہر شکر نسا
 باقی شایا تو میری پاس کھوئی تو یاد

ہا یہ امید قوی فاطمہ کے جانی سے
 کہ نقاہت ہو بدل طاقت ایمانی سے

دیکھئے قطع کمان عمر روان ہوتی ہو
 دیکھئے دفن کی تدبیر کمان ہوتی ہو

دیکھئے فاطمہ صغیر اتو بہت رو پگی
 طوق سے گردن سجاد جھکی ہو پگی

۵۷
 سہرا کی شہ نہ تیار کی
 زینت مشکل ہوئی شاہ کی سواری کی
 دھوم آسوت ہوئی شاہ کی سواری کی
 کئے یہ ایل بندہ نے بہت تیری کی

۵۸
 بان چلے میں کمان کوئی نہیں اپنا
 فاضل حال ہر کوئی فضل خاقان کو کیا
 اور بندہ میں اگر ہوتی میری ہا تفضا
 بار و دل بل وطن کا بھی مقرر ہوتا

۵۹
 بانوں کے نشان کا گل گلستان
 اور غضب بازو دین کی سے سو گئے نشان
 ہو گا کٹا کٹ سجاد میں ماہ تابان
 کچھ ہی لوگے خوش سکویان پوریاں

ظلم ہر جور ہر یہ تھر ہر بیداری ہے
 خاتمہ احمد مختار کی بربادی ہے

دیکھو کیا تاج فرماں خدا ہے پشیر
 اپنے پانوں سے سو گور چلا ہے پشیر

جان صغیر تلف اس سچ ہو جائیگی
 روح زہرا میرے پرے کے لیے آئیگی

۱۲۸
 کھیلے اور وطن سے جو بیخاہ دولہا
 کھینچ جائیں وہ میں نے مشغول کیا
 آگے یہ اگر دو عالم سے حضرت سے کہا
 اوتار اسباب تیار تیار کیا

۱۲۹
 زمین سے جگر نہ کیا اس بیان
 اتلے صبر کوئی ہوتا اور اور جان
 مان زمان کا سخن چھپ چھپا ہوا
 فضل اللہ سے ہوا جی شکل سان

۱۳۰
 شاہ نے فاطمہ کو کوست چھایا
 اور صندوق لباس نیا دیا ننگریا
 رخت کہنے کو نہ اس میں شرم نے پایا
 اس طرح زینب قوم سے تیار پایا

کوچ حضرت کا مدینہ سے جو سن پایا ہے
 اس گھڑی فاطمہ بیمار کو خوش آیا ہے

جسم میں تیرے ہمین نام تو انائی کا
 ہم کو کیا عم نہیں صغرا تری نہائی کا

ایہ سن سنا اگر رخت کہن ہوئے گا
 بعد مرنے کے وہی اپنا کفن ہوئے گا

۱۳۱
 گھر میں افضل جو بیخاہ پانچا
 غش میں فاطمہ زینب سے پانچا
 شہ سے سرور ساریا کا زانو پانچا

۱۳۲
 سخن حضرت زینب بیخوئے شاہ
 بولی جرت پر یہ ارخا کو کیا تیرے کیا
 کیوں نہ سب جھے پھرین اور اندر ہوا
 کیلے یہ اب سے اس طرح ہوا وہ گویا

۱۳۳
 در قرآن سے شاہ نے حسبم کیا
 اس گھڑی خا خدیجہ میں ہوا شہ کیا
 آئی اس نے بین جان تو ن قیامت کی صدا
 ایسی سے لاد کے پیڑ پیر ہوا تیرا

دوتے تھے اور اے چھاتی سے لگاتے حسین
 یار سے لطف سے رومال ہلاتے تھے حسین

آپ کیسے کہ یہ غم مجھ سے نہ سما جائیگا
 جی میرا جائیگا ان لوگوں کا کیا جائیگا

سفرے سرو سامان میں گہرائی ہوں
 تیری نصرت کے لیے غلبہ سو میں کی ہوں

۱۳۴
 زینب سے ہوش میں آئی تاکہ
 زینب سے کہنے کے شکر اور اللہ
 بانو سے جھانے کی بی کو بانا کہ واہ
 واری ہے اس میں جو کو بانو بیخاہ

۱۳۵
 اس میں بھی کہتے ہیں تو زینب
 تم بھی ناچار ہو پیر اور تقدیر زینب
 کچھ خطا میری تا جب تھی امون زینب
 میری کھنڈن نہان ہا ہا ہا ہا زینب

۱۳۶
 سفر کو بل کو سارک ہو حسین
 باخبر تم سے نہیں فاطمہ اور زینب
 تو جو اور حج میں توریج مری ہو حسین
 شہیاق اب ہوا اور سب سوال انگلیں

پات کہنے میں دل غم کی نکل جائینگے
 لکھو صحت بھی نہو نیگی کہ شہر آئیگی

خیمہ میں کا سوے گور روان کرتی ہوں
 میں بھی بیمار ہوں نقل مکا کرتی ہوں

اس طرح مان ہم آغوش تو اب ہو پیارے
 ہاتھ پھیلا کے مری قبر سے لپٹو پیارے

حصہ ۱
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۲
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۳
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

گھٹیوں بھی نہیں دینا میں چلے گا صغیر
 خلد میں گو دین ہر کی پلے گا صغیر

ہوں تجب غم میں مرا حال سقیم دیکھو
 دیکھو اصغر کو اور ایام تہمی دیکھو

دیکھے اسکو میں آغوش میں دن بار کے
 خشک لب ہو گئے ہیں و دہر بغیر صغیر کے

حصہ ۴
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۵
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۶
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

خورد سالی کا جو وعدہ تھا بجالاتا ہوں
 سرکشاں کو سوے کر بے بلا جاتا ہوں

ہو غریب لوطنی اور غم بربادی ہے
 دوسرے قاسم دلدار کی وہاں شادی ہے

پیا س ہو نہ پیمصوم کی جان ہو سگی
 اے سیری جان اسوقت کمان ہو سگی

حصہ ۷
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۸
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حصہ ۹
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی
 اور ان کے سینے میں جگہ پوری تھی

حد پاک سے رونے کی حد آنے لگی
 قبر محبوب انہی کی بھی تھرانے لگی

دو لہا کو صبح شب عقد حرم روئینگے
 سیاہ کے روز ہم اس بھائی وہیں ہینگے

منہ سے کچھ فاطمہ صغیر تو نہ کہہ سکتی تھی
 حسرت و پیا س سہرا ایک کا منہ تکتی تھی

۱۲۷
 کہتی تھی سب سے بڑا سے بعد نادر
 یاد فرماؤ یہ تیار کو بلدی پادشاہ
 شاہ شفقت سے کہتے تھے کہ انشا اللہ
 عمر ز قوت سے کہتے تھے تو فغان جان بگاہ

۱۲۸
 ہوئے اس جاوید شہزاد
 کرب سبیل خود نے تم اٹھایا قدم
 اپنے گھوڑے سے زینت کے شاہ ام
 پھر جی جانے تین پوزیاں کیلئے ہم

۱۲۹
 کہے اس ملک سے لودی نکلیا پتھر
 کربلا میں ہونے وار دو جاہ نام دلیر
 ریک گیا وہاں وہ وہاں جانشین
 اپنے انصاریوں کی سبیل سے تھے پھر

تجگو اے بیٹی رسول دو سرا کو سوچنا
 تم بھی ہلو کہو ہنس کر کہ خدا کو سوچنا

کس لیے تو تین آگے کو قدم دھرتا ہے
 بخشش امت عاصی میں جمل کرتا ہے

دوست تو متصل کرب و بلا ہو گئے ہم
 شکر ہے منزل مقصود ہے آپ ہو گئے ہم

۱۳۰
 آتے تین آگے جان کرب عاصی
 بانہ کر رہا سب غرض تھی
 زور اخراج آیا دورا پے سبیل
 دیکھے اس بات کو منہ آئی تھی ہوتی

۱۳۱
 یہ لاشاہ نے فتنہ کو گھوڑے
 کہ اعباس نے سہرے کی سبیل
 باؤن کے گھوڑے کے فاطمہ صغریٰ

۱۳۲
 چہ با سہم شہزادان
 ساتویں ماہ حرم کی ہوئی حکیمان
 بنیانی ہوا شہزاد اور اہل جان
 پانچ صدوں کے جانگلی معصوم

تھا قرین تن سے جو ہو کے دل منظر پاک
 گھر سے جس وقت گئے سبیل ہمیر باہر

راہ گھوڑا جو چلے بے ادبی ہوتی ہے
 آپ کی بیٹی ہے یہ فاطمہ کی پوتی ہے

تن میں گھرتا تھا دم فاطمہ کے جانی کا
 تھوٹ گھر میں شہزادوں کے تھا پانی کا

۱۳۳
 انور سبیل گھوڑا کرب پیسوار
 اور ہر ایک سے فرقت ہوا وہاں
 دیکھا شادہ جو منہ تھی خیم خیم
 گئی دیکھ کے وہ سوئے ابرار

۱۳۴
 اتنا بے گھوڑی تھی ہر طرف
 اتنا بے گھوڑی تھی ہر طرف
 اتنا بے گھوڑی تھی ہر طرف

۱۳۵
 باعانت کی تھی فتنہ شاہ جبار
 خیمہ شاہ سے تھی کار کا عیان تھا انداز
 اعطش العرش الخیم سے تھی قیام

شہزاد اہل حرم آگے کو یکبار چلے
 تب آٹھا شور وطن سے شاہ ابرار چلے

فرقت دختر بیمار سے خونبار ہوا
 راکب دشمنی گھوڑے پہ اسوار ہوا

پیس کے صدر سے کوئی تو تلف ہوتا تھا
 کوئی بیوش تھا یاں در کوئی وہاں داتا تھا

۱۳۱
 ہاں ان کا ہونا خوش حال
 اسی طرح پیمان کا سا اور کیا
 کہیں اہل حرم خیمہ میں نہیں

۱۳۲
 ایک نکل ہوا اہم نہیں
 کہہ دیا میں سر نہیں تو خبر سے
 قافلہ لٹا ہوا ہوا ایک پورے زین کا
 نہ کہ یہ یاد عباسی دل کا کب پگیا

۱۳۳
 ہاں ان پر جو ہے اہل حرم
 نہ کہ ہر اور وہی اول ہوتی وہی
 بولی یہ یاد عباس سے منور اسلم
 کہہ دیا میں ہر مقبول آرام عالم

۱۳۴
 بلوغ فردوس میں تو روح نبی روئی
 چمن خاطر پر تیغ زنی ہونے لگی

۱۳۵
 گھر سے باہر جو وہ بانا لہجہ کا چلی
 سر کھلے خاطر بیار بھی ہمراہ چلی

۱۳۶
 سر کھلے اہل حرم سارے نظر آتے ہیں
 قبر احمد پر وہ رونے کے لیے جاتے ہیں

۱۳۷
 ایک طرف کو زلفا ہونے نہیں
 دیکھو اعلیٰ خون میں کیسی سلطان
 خاک بیکر وہاں سے بھی جان
 ایک طرف خلق پر ہنسے گا تھا پاجان

۱۳۸
 گھر سے باہر جو وہ بانا لہجہ کا
 غلج نہ لگا نہ کر اس کو کراہنا لہجہ
 غور سے خاطر بیار نے کی جب نگاہ
 دیکھا اس میں اپنے ہوسے وقت سیاہ

۱۳۹
 جبکہ یاد عباس سے منور اسلم
 قبر احمد پر وہ بھی بفریاد و سجا
 ساتھ دادی کی چلی اول ہوتی وہی
 بیونہی جب کھلا وہی میں ان کی

۱۴۰
 خلق شبیر پہ وہاں چکر گین جلتا تھا
 اس طرف خیمہ اولاد نبی جلتا تھا

۱۴۱
 سر کھلے نعرہ زنان میں بھی شیدا حسین
 ہاں وارث کوئی گستاہ کوئی حسین

۱۴۲
 زینب خستہ جگر رور کے جلاتی ہے
 قبر سے اسے سینا کی صدا آتی ہے

۱۴۳
 ایک ہینہ کا سنو حال تو اول
 تھی اگر قرار غم پر جو منور
 یہ المین تو نہیں کہ وہ تھی منور
 اگر تعین جگہ بنو بی کی طرح شفا

۱۴۴
 ہاں ان باتوں میں خنیاں
 دیکھو منور کے گھوڑے کی طرح
 خانہ زین میں جو عمارت شاہ و گیارہ
 ہو گیا دل تعین کی طرح

۱۴۵
 کیا تھکتے عباسی کا زینب
 علیا کب کو نہیں وقت تو راہ و نکاح
 غم سے شبیر کجا ہو جائے نہ منور
 ہو گیا وہی ہون و فراق دان

۱۴۶
 باپ کے ہجر سے ہو گیا نہ جنیا میرا
 مرثوہ اے مرگ کہ غافل ہو گیا میرا

۱۴۷
 دل میں بولی کہ کوئی اتنا بجز باس نہیں
 علی اکبر نہیں قاعلم نہیں عباس نہیں

۱۴۸
 جب تک جیتے ہیں اس غم کو سدا روئی
 ایسے وارث تو فراموش نہیں ہونگے